بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
یکم محرم کو شہید ہوئے؟

کیا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کعبۃ اللہ میں تولد ہوئے؟

تحقیقِ جدید

خطیب پاکستان شیخ القرآن پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ
محمد مقبول احمد سرور
نقشبندی رضوی قادری مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت سمندری والے رحمۃ اللہ علیہ

ناشران:
صاحبزادہ حافظ محمد اطہر مقبول • صاحبزادہ محمد طیب مقبول صاحبزادگان مصنف
ملنے کا پتہ: مکان نمبر 108 گلی نمبر 7 نواز پارک فرید چوک اناسی روڈ فیصل آباد

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت ذی الحجہ کے آخر میں ہوئی

حافظ ابن کثیر دمشقی المتوفی سنہ ۷۷۴ھ کا قول

آٹھویں صدی ہجری کے بہت عظیم رائیٹر ہر مکتب فکر کے مسلمہ و ممدوح حافظ ابن کثیر دمشقی اپنی مشہور تصنیف البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں:

۱۔ ''قد اتفق له ان ضربه ابو اللولؤ فیروز المجوسی الاصل الرومی الدار وهو قائم یصلی فی المحراب صلاة الصبح من یوم الاربعاء لاربع بقین من ذی الحجه من هذه السنة بخنجر ذات الطرفین فضربه ثلاث الخ''

(البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ پشاور)

۲۔ ترجمہ: اتفاق سے مجوسی الاصل رومی گھرانے کے ابولؤلؤ فیروز نے جبکہ آپ ۲۶ ذی الحج کو بدھ کے روز محراب میں کھڑے ہو کر صبح کی نماز پڑھ رہے تھے آپ پر دو دھارے خنجر کا وار کیا پس اس نے آپ پر تین وار کیے۔ الخ۔ (تاریخ ابن کثیر ترجمہ البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۷۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

۳۔ امام ابن کثیر دمشقی مزید لکھتے ہیں:۔

''وطعنه صبیحة الاربعاء لاربع بقین من ذی الحجه واوصیٰ عمر ان یکون الامر شوریٰ بعده فی ستة توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم و هو عنهم راض وهم

عثمان و علی و طلحۃ والزبیر وعبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص ولم یذکر سعید ابن زید بن عمرو بن نفیل العدوی فیھم لکونہ من قبیلتہ خشیۃ ان یراعی فی الامارۃ بسببہ واوصی من یستخلف بعدہ بالناس خیر اعلی طبقاتھم ومراتبھم ومات رضی اللہ عنہ بعد ثلاث ودفن فی یوم الاحد" (البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

۴۔ ترجمہ: اور بدھ کی صبح کو جبکہ ذی الحجہ کے چار دن باقی تھے آپ پر خنجر کا وار کر دیا حضرت عمر نے وصیت کی کہ آپ کے بعد خلافت کا مسئلہ ان چھ آدمیوں کے مشورے سے طے پائے گا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے اور وہ چھ آدمی یہ تھے۔[1] حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور آپ نے ان میں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ آپ کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے نیز آپ کو یہ خدشہ بھی تھا کہ اس کے باعث امارت میں ان کی رعایت کی جائے گی اور آپ نے وصیت کی کہ جو شخص ان کے بعد خلیفہ مقرر ہو وہ لوگوں کے طبقات و مراتب کے مطابق ان سے بھلائی کرے اور تین دن کے بعد آپ وفات پا گئے اور اتوار کے

[1] اصل عربی عبارت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام بھی موجود ہے مگر اس مترجم نے نہیں لکھا۔

روز یکم محرم ۲۴ ہجری کو دفن کئے گئے۔ الخ (تاریخ ابن کثیر اردو ترجمہ البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۷۸)

قارئین کرام محولہ بالا عبارت کو بار بار پڑھیں تو بات سورج کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ بدھ کے روز آپ کو زخمی کیا گیا اور اتوار کو بتاریخ یکم محرم دفن کئے گئے یعنی محرم شروع ہونے میں چار دن باقی تھے کہ آپ زخمی ہوئے اور ایک قول کے مطابق (حوالہ آگے آرہا ہے) آپ تین دن حیات رہے یعنی جمعہ تک زندہ رہے اور جمعہ کو آپ کی وفات ہوگئی اور یکم محرم اتوار کو دفن ہوئے تو پھر شہادت کا دن یکم محرم کیسے بن گیا جو منایا جاتا ہے جبکہ ذی الحجہ کا آخری دن گذار کر شام کو آپ دفن کئے گئے اور دفن کے دوران محرم کا چاند نظر آگیا تو اگر اگلا یکم محرم کا دن شمار بھی کیا جائے تو وہ دفن کا دن ہے نہ کہ شہادت کا۔

ے آپ ہی اپنے تغافل پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

آپ کی شہادت ۲۶ ذوالحجہ کو ہوئی
اور دفن آخری یوم ذوالحجہ کو کئے گئے رضی اللہ عنہ

۵۔ قال الواقدی: حدثنی ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد عن ابیه قال طعن عمر یوم الاربعاء لاربع لیال بقین من ذی الحجة سنة ثلاث وعشرین ودفن یوم الاحد

معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت و تدفین سب محرم سے پہلے ہو چکی تھی بلکہ بیعت حضرت عثمان بھی یکم محرم سے قبل ہو گئی تھی تو یکم محرم شہادت فاروق اعظم کا شوشہ چھوڑنے والے پھر کون لوگ ہیں یہ معلوم کرنا ان حوالوں کی روشنی میں کچھ مشکل نہیں ہے بس اپنی سادہ لوحی کو چند لمحات ایک طرف چھوڑیں اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھیں تو ان کی پیاری پیاری آواز کانوں میں رس گھولے گی کہ

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

اور آپ کے برادر امام سخن حضرت حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

امام اجل حافظ الحدیث
۷۔ حضرت امام جلال الدین السیوطی کا مؤقف

زندگی میں بہتر ۷۲ مرتبہ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی بیداری میں زیارت کرنے والے امام حضرت جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کی تفسیر جلالین ہر مکتب فکر کے درس تفسیر کی زینت ہے ان کا ارشاد ملاحظہ ہو اپنی مشہور زمانہ تصنیف اور مایہ ناز تالیف تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ ہجری بروز چہار شنبہ شہید ہوئے اور یک شنبہ کے دن غرہ

محرم (چاند رات) کو دفن کئے گئے۔" (تاریخ الخلفاء اردو ترجمہ شمس بریلوی صفحہ ۲۱۵ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

حضرت سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک شہادت واقع ہی ۲۶ ذوالحجہ کو ہوئی اور تدفین چاند رات کو تو یکم محرم کو شہادت نامعلوم کہاں سے بیچ میں آگئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اور عمر ہے جس کی شہادت یہ خارجی یکم محرم کو مناتے ہیں۔

فقیر بڑی منت سماجت سے عرض کرتا ہے کہ یا تو ہر بزرگ کا عرس اس کی تدفین کے دن مناؤ۔ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوم بھی ان کی شہادت کے دن مناؤ۔ خدا کیلئے خارجیت کو بھگاؤ اور سچے سُچے غلامانِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن جاؤ۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت چھوڑ کر یکم محرم کو یا پھر چھ سات محرم کو یوم عمر منانے والے حضرت عمر کے نام پر چندہ بٹور کر محبوبانِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کا ذکر روکنا چاہتے ہیں۔ ان خارجیوں کے نزدیک "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھنا تو بدعت ہے اور سلام یا عمر کے بینر لگا کر فتنہ برپا کرنا عین سنت ہے۔

ان دشمنانِ اہل بیت کے نزدیک سلام یا امام حسین رضی اللہ عنہ یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو امام کہنا تو رافضیت وشیعت ہے اور سلام یا امام عمر رضی اللہ عنہ کے بینر آویزاں کر کے فساد پھیلانا عین سنت (معاذ اللہ، استغفر اللہ)

اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی مکتب فکر کی مساجد میں آج بھی یکم

سے دس محرم تک صبح بعد نمازِ فجر یا رات بعد نمازِ عشاء ذکرِ صحابہ واہلبیت کیا جاتا ہے۔ مگر یکم محرم کو حضرت عمر سے خاص نہیں کیا جاتا کہ یکم کو تو مجلس شہادت حضرت عمر منعقد ہو اور باقی دن میدان خالی پڑا رہے۔

آج سے پچاس سال قبل اہلسنت کے سب سے بڑے ادارے میں (کہ جس کے بانی رازی دوراں غزالی زماں محدث اعظم پاکستان نائب اعلیٰ حضرت شمس طریقت بدرِ شریعت قطب العالم حضرت علامہ مولانا مفتی پیر ابوالفضل قبلہ محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں) یکم سے دس محرم تک روزانہ رات کو مجالس ذکر شہادت وفضائل اہلبیت منعقد ہوا کرتی تھیں جس میں ہر روز نئے سے نیا خطیب تشریف لاکر ذکر صحابہ واہلبیت فرمایا کرتے۔ کہیں حضرت ابوالکلام پاکستان پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب آف آلومہار شریف جلوہ افروز ہوتے تو کہیں سلطان الواعظین علامہ محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں بیان فرماتے۔ آج اگر حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی کے اس شعر کی تکرار کہ

اس دم حسن نے لکھدیا یہ ذکر عام ہے
یعنی عمر جہاں میں ہمارا غلام ہے
جب میں مروں تو رکھنا کفن میں نوشت یہ
تحریر ہے حسن کی دلیل بہشت یہ

نے وہ سماں باندھا کہ لوگوں نے وجد میں اپنے گریبان چاک کرڈالے۔ تو

اگلے دن پیر سید محمد یعقوب علی شاہ صاحب آف پھالیہ نے کربلا کا منظر یوں بیان کیا گویا کہ سامنے دیکھ رہے ہیں۔

خدا کرے آج بھی ایسے منجھے ہوئے خطباء سننے کو اور ایسے مناظر اپنے اس عظیم مرکز میں دیکھنے کو ملیں۔ میرا مولیٰ کریم جل جلالہٗ نائب محدث اعظم جانشین قطب العالم حضرت صاحبزادہ قاضی فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا سایہ عاطفت بصحت و عافیت غلاموں اور بالعموم تمام اہل سنت پر قائم و دائم رکھے اور یہ بہاریں یونہی مسکراتی رہیں۔

آمین ثم آمین

شیخ محقق علی الاطلاق

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد

۸۔ شیخ محقق علی الاطلاق حضور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں جن کو ہر مکتب فکر کے شیوخ اپنی عقیدتوں کا مرکز قرار دیتے ہیں اور اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی کی تمام مساجد کے سنگ بنیاد پر سب سے پہلے آپ ہی کا اسم گرامی تحریر کیا ہوتا ہے اس کے بعد سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے بعد حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامیہ لکھے ہوتے ہیں کہ اس مسجد کا خطیب، امام، مؤذن اور انتظامیہ وہی شخص ہوسکتا ہے جو ان بزرگوں کے عقائد کا پابند ہو وہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب جو کہ ہر عالم کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے اور تاریخ و سیرت کی

نامور کتاب ہے یعنی کہ مدارج النبوۃ اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

"ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی وفات حج سے واپسی کے بعد ہے"

(مدارج النبوۃ اردو جلد دوم صفحہ ۹۱۵ مطبوعہ مدینہ پبلشر کراچی)

۹۔ صاحب مشکوٰۃ امام ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

محدث بے مثیل مصنف مشکوٰۃ المصابیح حضرت امام ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ شریف کے آخر میں راویوں کے مختصر حالات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ "طعنه ابو لؤلؤ غلام مغيرة ابن شعبة بالمدينة يوم الاربعاء الاربع بقين من ذى الحجة سنة ثلث وعشرين ودفن يوم الاحد عشرة المحرم سنة اربع و عشرين" (مشکوٰۃ شریف حالات صحابہ کرام (عربی صفحہ ۲۔۶ مطبوعہ اصح المطابع کراچی)

اسی کا ترجمہ کرتے ہوئے مفتی شہیر مفسر بے نظیر علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۱۰۔ صاحب مرآت شرح مشکوٰۃ حضرت مفتی احمد یار خاں کا موقف

"آپ مدینہ منورہ کی زمین مسجد نبوی شریف محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز فجر پڑھاتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ ۲۶ ذی الحجہ بدھ کے دن تئیس ۲۳ ہجری زخمی کیے گئے اور محرم یکم اتوار کے دن دفن کیے گئے۔"

(مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ قادری پبلشر لاہور)

صاف ظاہر ہے اگر بدھ کو چھبیس ۲۶ ذی الحجہ ہوتی ہے تو اتوار کو تیس ذی الحجہ ہوگی اور تیس ذی الحجہ دن گذار کر محرم کی چاندرات ہوگی جب آپ کو دفن کیا جا رہا تھا تو چاند نظر آ گیا تھا تو شہادت تو محرم سے قبل ہی واقع ہوئی اس لئے یکم محرم کو شہادت منانے کا کیا تک بنتا ہے یکم سے قبل ضرور منانی چاہیئے۔قریہ قریہ بستی بستی محلے محلے گلی گلی ذکر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہونا چاہیئے تاکہ پتہ چلے ہم خارجی نہیں بلکہ اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی ہیں۔

۱۱۔ امام اہل سنت حضرت امام ابن حجر مکی کا ارشاد گرامی

امام اہل سنت حضرت امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ کتاب جسے اہل تشیع کے رد میں آخری کتاب کا درجہ دیا جاتا ہے اس شہرہ آفاق کتاب الصواعق المحرقہ میں وہ فرماتے ہیں کہ "وکانت اصابتہ یوم الاربعاء لأربعین بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثلاث وعشرین ودفن یوم الاحد" (الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۰۵ عربی مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

۱۲۔ترجمہ: "آپ بدھ کے روز زخمی ہوئے جبکہ ۲۳ ہجری کے ذی الحجہ میں چار دن باقی رہتے تھے اور اتوار کے روز آپ کو دفن کیا گیا۔"

(برق سوزاں ترجمہ الصواعق المحرقہ مطبوعہ فیصل آباد)

قارئین کرام! تمام ائمہ اہل سنت متفق ہیں کہ محرم سے چار دن پہلے زخمی

ہوئے اور اتوار آخری ذی الحجہ شام کو دفن ہوئے ظاہر ہے دفن سے کچھ وقت دن یا رات قبل ہی وفات ہوئی تو اسے یکم محرم قرار دینا کہاں کا انصاف ہے؟

لہذا آپ کی شہادت ذی الحجہ کے آخری دن میں ہی متفق علیہ امر ہے اسی پر عمل ہونا چاہیئے تا کہ خارجیت کا قلع قمع ہو سکے۔

۱۳۔ علامہ مؤمن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ کا دو لفظی مؤقف

حضرت علامہ مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہر آفاق کتاب ''نور الابصار'' جس کا ترجمہ استاذی المکرم نائب محدث اعظم حضرت محدث کبیر علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری نے فرمایا ہے جو تنویر الازہار کے نام سے موسوم و مشہور ہے اس میں آپ فرماتے ہیں۔

''حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منیٰ سے واپس آئے تو وادئ ابطح میں سواری بٹھائی پھر بطحا کے ایک ٹیلے کے اوپر تشریف لے گئے اور وہاں چادر بچھا کر لیٹ گئے پھر آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا ''اے اللہ میری عمر زیادہ ہوگئی قوت جاتی رہی میری رعیت بہت زیادہ ہوگئی مجھے ضائع کئے بغیر قبض کر لے''

پھر مدینہ منورہ کو روانہ ہو گئے وہاں پہنچ کر خطبہ دیا ابھی ذوالحجہ گزرنے نہ پایا تھا کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔'' انا للہ وانا الیہ راجعون

(تنویر الازہار ترجمہ نور الابصار جلد اول صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ فیصل آباد)

مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے (اور پھر مشہور زمانہ کتاب اسد الغابہ جو کہ

معروف مورخ علامہ ابن اثیر جذری کی تصنیف ہے اس میں بھی اسی طرح لکھا ہے) ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات یکم محرم نہیں بلکہ آخری روز ذی الحجہ میں ہے تو پھر یہ یکم محرم کس نے لکھی آیئے نمونہ کے طور پر ایک حوالہ دیتا ہوں کہ دارالندوہ کے دیوبندی مؤرخ نے یہ شوشہ بغیر کسی ماخذ کے چھوڑا۔

شہادت کا دن تحریر کیا وہ بھی حوالہ ندارد بغیر کسی ماخذ کے

خارجی دیوبندی مورخ مولوی معین الدین ندوی لکھتا ہے کہ ''ان وصیتوں کے بعد یکم محرم الحرام ۲۴ ہجری کو شنبہ کے دن اس دنیا کو خیر باد کہا'' (تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)